Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۲۶ شوال ۱۴۱۰ھ، ۲۲ ہجرت ۱۳۶۹ ہش، ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۱۵

بہت ہی عظیم الشان واقعہ

"مشرقی یورپ کا اپنے دروازے احمدیت کے لئے کھولنا ایک بہت ہی عظیم الشان واقعہ ہے۔ اور حیرت انگیز اہمیت کا حامل واقعہ ہے اور اس واقعہ کا ہمارے جشنِ تشکر کے سال میں رُونما ہونا یہ بھی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ ان باتوں پر غور کرتے ہوئے ساری جماعت جہاں خدا تعالےٰ کے شکر ادا کرے گی۔ وہاں ان مقاصد کی پیروی کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کریں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۹ رمئی ۱۹۹۰ء صہ ۲ کالم ۲)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا؟ ایک بھی نہیں۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجموعی طور پر دیکھ لو کیونکہ آپؐ جامع کمالات تھے۔ ساری قوم آپؐ کی دشمن ہوگئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے۔ مگر آپؐ کی اللہ تعالےٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

ایک دفعہ اوائل دعوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری قوم کو بلایا۔ ابوجہل وغیرہ سب ان میں شامل تھے۔ اہلِ مجمع نے سمجھا تھا کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا تو ابوجہل بول اُٹھا (تجھ پر ہلاکت ہو تو نے اس لئے ہمیں جمع کیا)

غرض باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اُٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہوگئے اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہوگئے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صہ ۲۸-۲۹)

ایسے لوگوں میں سے نہ بنو جو دوسروں پر بدظنی اور ٹھٹھا کرتے ہیں

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالےٰ ان سے راضی رہے

فرمایا

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایک دوسرے پر ٹھٹھا نہ کرو۔ بدظنی سے کام نہ لو۔ بدظنی بڑھتی جاتی ہے واعظ بھی وعظ کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ باتیں بنا رہا ہے۔ ایسے لوگوں میں سے نہ بنو۔ یہ لوگ خطرناک راہ پر چل رہے ہیں۔ بہرے ہیں کان رکھتے نہیں کہ کسی رہنما کی آواز سنیں۔ اندھے ہیں آنکھیں رکھتے نہیں کہ خود نشیب و فراز دیکھیں۔ گونگے ہیں زبان رکھتے نہیں کہ کسی سے راستہ پوچھیں۔ پس وہ کسی موذی چیز سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔ منافقوں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس پر مینہ برستا ہو۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا رہا ہو۔ جب ذرا بجلی چمکی تو آگے بڑھے ورنہ وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ جب کوئی فائدہ پہنچا تو معتقد بنے رہے۔ جب کوئی ابتلاء پیش آیا تو جھٹ انکار کر دیا۔ ایسے لوگ بے وقوف ہیں جیسے بعض نادان بجلی کی کڑک سن کر پھر کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں حالانکہ روشنی کی رفتار آواز سے تیز ہے اور بجلی اس کڑک سے پہلے اپنا کام کر چکی ہے۔ تم بہت دعائیں کرو۔ بہت دعائیں کرو۔ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ استغفار بہت کرو۔ بدظنی چھوڑ دو تمسخر چھوڑ دو"۔

(خطبہ جمعہ ۸ اگست ۱۹۱۳ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور حضرت امام جماعت (الرابع) کے خطبات گھر میں سب افراد مل کر پڑھیں تو یقیناً زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچوں سے کہیں کہ وہ پڑھ کر سُنائیں۔

درخواست دعا

○ مکرم لیفٹننٹ کرنل نعیم احمد صاحب کی والدہ چند ماہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم جیون خان صاحب طاہر آباد بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔"

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ ایسی تمام احمدی طالبات جن کو کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخلہ مل رہا ہو جہاں مخلوط تعلیمی نظام ہو کے لئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے قبل نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پُر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں اور منظوری کی صورت میں داخلہ لیں۔

○ اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب مخلوط تعلیمی ادارے میں داخلہ لے چکی ہوں وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔

(نوٹ:۔ اجازت نامے کا فارم نظارت تعلیم سے حاصل کریں)

(ناظر تعلیم)

نمایاں کامیابی

○ میری بیٹی ثمرینہ القدوس امسال خدا کے فضل سے میٹرک (سائنس گروپ) میں ۶۹۰/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں اوّل آئی ہے۔ بچی کا ڈاکٹر بننے کا ارادہ ہے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کی نیک خواہش کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(قریشی محمد اشرف شاکر۔ اوچ شریف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲، ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۲۲، مئی ۱۹۹۰ء

ذکر اللہ کا رویہ

حضرت امام جماعت (الثالث)۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے نے ایک دفعہ فرمایا کہ

"جب میں تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل تھا تو ایک دن ڈھیروں کاغذات میرے پاس لائے گئے جن پر میں نے دستخط کرنے تھے۔ دستخط کرتے ہوئے تو انسان کوئی کام نہیں کر رہا ہوتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ہاتھ تو دستخط کرنے میں مصروف ہے کیوں نہ میں اپنی زبان کو تسبیح و تحمید میں مصروف رکھوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور دستخط کرتے کرتے میں نے سینکڑوں دفعہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرلی۔ یہی بات میں نے اپنے کلرک کو (جو کاغذات لے کر آیا تھا) بھی بتائی۔ چنانچہ اس نے بھی وہ سارا وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے گزارا۔"

ایک اور موقعہ پر فرمایا جب انسان بظاہر کچھ نہیں کر رہا ہوتا۔ اس وقت وہ ایک بات تو کر سکتا ہے اور وہ ہے ذکر الٰہی۔ آپ نے خاص طور پر گھر سے بیت الحمد تک جانے کی بات کی اور فرمایا کہ ایک تو ویسے ہی ہر قدم پر ثواب ہوتا ہے اور اگر اس کے ساتھ ساتھ انسان خدا کی حمد بھی کرتا جائے تو اس کا ثواب کئی گنا بڑھ جائے گا۔

جماعت کے افراد میں یہ جذبہ پیدا کرنے کیلئے کہ خدا تعالے کی ہر لمحہ نئی شان ظاہر ہونے والی پر غور کیا جائے۔ حضور نے ایک نہائت مفید پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ یہ پروگرام تھا صبح کی سیر۔ اور حضور نے فرمایا کہ اس سیر کے دوران اللہ تعالیٰ کے جلووں پر غور کیا جائے۔ ٹھنڈی ہوا۔ پُرکیف فضا۔ کھلتے شگوفے۔ ہنستے ہوئے پھول۔ تازہ کونپلیں۔ چڑیوں کی چہکار۔ ریت کے ذرّوں کی چمک۔ غرضیکہ ان تمام باتوں پر غور کیا جائے۔ اور اس غور کے نتیجہ کو مجتمع صورت میں پیش کرنے کیلئے مضامین لکھے جائیں اور پھر ان مضامین میں یہ دیکھ کر کہ خدا کے کتنے جلووں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے نمبر دئیے جاتے تھے۔

یہ ساری باتیں ایک رویّے کی نشاندہی کرتی ہیں اور وہ رویّہ ہے ہر وقت زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھنا۔ آپ گاڑی میں بیٹھے ہیں تانگے پر سوار ہیں۔ سائیکل یا موٹر سائیکل چلا رہے ہیں، خاموشی سے کوئی کام کر رہے ہیں۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ ذکر اللہ کی راہ میں روک نہیں بنتیں۔ پس اگر یہ رویّہ اختیار کر لیا جائے کہ ہم نے ہر وقت ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھنا ہے اور خدا کے جلووں کو اپنے ذہن و دل پر مسلط کر لینا ہے تو زندگی کتنی پاکیزہ ہو جاتی ہے اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

> تو مری تدبیر کو تقدیر کی جھولی میں ڈال
> اور مجھے میری انا کے خول سے باہر نکال
> یہ نہ میں سمجھوں کہ جو مجھ سے ہوا، میں نے کیا
> میری ہر قوت کا منبع ہے خدائے ذوالجلال
>
> ابوالاقبال

کسی کے جلوۂ رُخ پر نثار ہو کے چلے
چھپے ہزار مگر آشکار ہو کے چلے

ہم ایسے شیفتۂ حُسنِ یار ہو کے چلے
قرار چھوڑ چلے بیقرار ہو کے چلے

اُٹھے تو دوشِ محبّت پہ ہاتھ تھا اپنا
چلے تو خاطرِ دشمن پہ بار ہو کے چلے

کسے یہ میرے مقدّر پہ رشک آیا ہے
کہاں کو آپ سراپا بہار ہو کے چلے

رہِ حیات میں فطرت کا یہ تقاضا ہے
بقدرِ ظرف ہر اِک بیقرار ہو کے چلے

نہ جانے آج تک کتنی منزلیں ماریں
مگر جہاں سے چلے یادگار ہو کے چلے

مرے کلام میں احسانؔ ہے یہی تاثیر
جنھوں نے دل سے سُنا اشکبار ہو کے چلے

احسانؔ دانش

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کیلئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ الفضل

محترم چوہدری احمد مختار صاحب

امیر جماعت احمدیہ کراچی سے ایک ملاقات

محترم چوہدری احمد مختار صاحب ضلع شیخوپورہ میں ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سانگلہ ہل سے حاصل کی۔

کھیلوں میں باقاعدہ دلچسپی نہیں تھی البتہ کبھی کبھی فٹ بال کھیلنے کا موقعہ مل جاتا تو کھیل لیتے یا ورزش کے طور پر پیدل چلنا آپ کو پسند تھا۔ محترم چوہدری صاحب خود احمدی ہوئے آپ تیرہ برس کے تھے کہ آپ کے والد وفات پا گئے اور پھر آپ کی کفالت آپ کے چچا نے کی۔ آپ کے چچا آپ کے پھوپھا کے زیر اثر تھے۔ چنانچہ ان کی باتوں سے اور نمونہ سے متأثر ہو کر چچا نے احمدیت قبول کر لی۔ آپ کے چچا پڑھے لکھے نہیں تھے۔ سلسلہ سے متعلق چھوٹی چھوٹی کتابیں سنتے رہتے تھے۔ مکرم چوہدری صاحب کو بھی مطالعہ کا بچپن سے شوق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے بچپن میں ہی حضرت بانی سلسلہ کی نظموں کی کتاب درثمین پڑھ لی ہوئی تھی۔ قبولِ احمدیت کی توفیق آپ نے ایک خواب کے ذریعہ پائی۔

اپنی والدہ محترمہ کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ وہ بڑی دیندار اور تہجد گذار خاتون تھیں چنانچہ بچپن سے ہی والدہ کی نیک تربیت کی وجہ سے آپ کو نماز روزے کا شوق تھا۔

ایسے ہی محترم چوہدری صاحب نے نمائندہ الفضل کو یہ بھی بتایا کہ سلسلہ کے کاموں میں ذوق و شوق سے حصہ لینے کی عادت احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ سے پیدا ہوئی۔ محترم چوہدری صاحب نے ۱۹۲۶ء میں چشمہ معرفت مطالعہ کر لی تھی سچے خواب اور قبولیتِ دعا کی برکات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو حاصل ہیں لیکن کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے آپ نے اس کی تفصیلات بتانے میں حجاب محسوس کیا۔

آپ نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ آپ کو ۱۹۶۵ء سے بطور امیر جماعت احمدیہ کراچی دینی خدمات کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ گو اس سے پہلے بھی آپ مختلف جگہوں پر سلسلہ کی خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ اور کراچی میں آپ امیر بننے سے پہلے سیکرٹری امور عامہ اور نائب امیر کے عہدوں پر بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی کے سابق امیر مکرم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب کی رہنمائی اور زیر امارت بھی آپ کو خدمات سلسلہ کا موقعہ ملا ہے آپ نے مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے بارہ میں نمائندہ الفضل کو بتایا کہ مکرم چوہدری صاحب موصوف صاحب علم و تجربہ تھے دینی علم کے ساتھ قوتِ بیان خوب تھی اور انتظامی معاملات پر بھی خاصا عبور حاصل تھا۔ اور کبھی یہ بات برداشت نہیں کرتے تھے کہ کوئی نوجوان دینی معاملات میں بے راہروی کا شکار ہو۔

بیرونی ممالک کے دورہ جات کے ذکر پر مکرم چوہدری صاحب موصوف نے درج ذیل نو ممالک کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کینیا۔ ۲۔ یوگنڈا ۳۔ ماریشس۔
۴۔ انڈونیشیا ۵۔ سنگاپور۔ ۶۔ ملائشیا
۷۔ سبا۔ ۸۔ برما۔ ۹۔ سری لنکا۔

جماعتی طور پر مذکورہ ممالک کے دورہ کا مکرم چوہدری صاحب موصوف کو موقعہ ملا۔ آپ نے بتایا کہ سب جگہ پر احمدی احباب نے احمدیت سے والہانہ محبت کا اظہار کیا اور اب آپ کے لئے ان میں فرق کرنا بہت مشکل امر ہے۔ جماعتی تنظیم کے لحاظ سے آپ نے بتایا کہ ہم ان ملکوں میں کسی قدر فرق کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح کہ انڈونیشیا کی جماعت تنظیمی لحاظ سے اچھی منظم تھی۔ وہاں کی لجنہ بھی منظم تھی۔ خدام میں بڑا جذبہ تھا۔ کام کے راستہ میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو بھی بہت سی دشواریاں اور رکاوٹیں درپیش ہیں۔ لیکن جماعت خدا کے فضل سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ افریقن ممالک کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سباکا کے مقام پر آپ کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ جنگل میں ایک جھونپڑی میں قیام کرنے پر جب کھانا آپ کو پیش کیا گیا تو بڑا معیاری کھانا تھا۔

حضور انور کی مجلس عرفان کا ذکر کرتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہ معاملہ ہر کسی کے ذوق سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک کیفیت ہوتی ہے اس میں انسان ایک بات کو قبول کرتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ تراجم قرآن کریم کے کام میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے تراجم کا کام ہوا ہے۔ اور یہ یقیناً ان لوگوں کے لئے مفید ہے۔ ایسے ہی مختلف ممالک میں نئے مشنوں کا قیام ہے۔ ہمارے پاس پہلے اتنے وسائل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ مختلف دور لایا ہے۔ جماعتی ترقی کی موجودہ رفتار کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ جماعتی وسعت پہلے سے زیادہ سرعت سے ہے بلکہ اتنی سرعت سے ہو رہی ہے کہ بعض دفعہ مجھے یہ خیال آتا ہے کہ دوسرے ممالک کہیں پاکستان سے آگے نہ نکل جائیں۔ آپ نے پاکستان سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چاہتے ہیں کہ احمدیت کی ترقی یہاں دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ ہو۔

پاکستان کے موجودہ حالات کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نہ یہاں وسائل کی کمی ہے اور نہ مین پاور کی۔ ملکی ترقی کے لئے صرف معاشرہ صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔ ہم چاہیں تو اسے بہترین ملک بنا سکتے ہیں۔

ایسے ہی رزق کی وسعت کے بارہ میں آپ نے ایک یہ نکتہ بیان فرمایا کہ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ زمین اپنے خزائن اگل دے گی تو یہ بات ان لوگوں کے لئے مزید قابل غور ہے جو کہ پاکستان چھوڑ کر باہر دوڑتے ہیں کہ کیا یہ زمین اپنے خزائن غیروں کے لئے ہی اگلے گی۔ اہلِ ایمان کے لئے نہیں اگلے گی؟ آپ نے پاکستان سے اپنی محبت کے بارہ میں بتایا کہ آپ کو پاکستان سے اتنی محبت ہے کہ آپ کا یہاں سے باہر جانے کو جی نہیں چاہتا۔

دینی کاموں میں کامیابی کے حصول کا نسخہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ علم حاصل کریں اور اپنے اندر اطاعت نظام کا جذبہ پیدا کریں۔ اور ایسے ہی دعا اور توکل علی اللہ سے کام لیں۔ کراچی جماعت کی کامیابیوں کی بڑی وجہ کراچی جماعت کی امام جماعت کے ساتھ گہری وابستگی ہے اور اطاعت نظام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہرگز مبالغہ نہیں ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ ۹۹٫۹ لوگوں میں اطاعت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ سندھ کے معاملات گذشتہ کئی سالوں سے جماعت احمدیہ کراچی کے لئے ایک بہت بڑا امتحان تھے۔ جماعت نے بڑی مستعدی سے تمام دشواریوں کا مقابلہ کیا۔ احمدی وکلاء نے دن رات کام کیا۔ پانچ چھ وکلاء نے انتھک خدمات سرانجام دیں۔ احمدی احباب پر کلمہ کے مقدمات بھی بنائے گئے۔ ایک وقت میں قریباً پونے دو صد مقدمات تھے۔ ان میں سے پچیس چھبیس عمرکوٹ تھرپارکر کے مقدمات تھے۔ ان سب مشکلات پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کراچی نے قابو پایا۔ اس میں جماعتی کوشش کا دخل نہیں تھا۔ ہم تو اٹکل پچو سے ہاتھ چلا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں نتائج پیدا فرمائے

ایسے ہی جماعت احمدیہ کراچی کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمایا کہ حضور اقدس کی طرف سے جو آواز بھی کراچی کے احباب تک پہنچتی ہے اخلاص اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہونے کی وجہ سے اس آواز پر ہر فرد لبیک کہتا ہے۔

بجٹ کے پورا کرنے کے لئے ہمیں کوئی فکر لاحق نہیں ہوتا۔ بس اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرماتا ہے اور ہر تحریک کا بجٹ اللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر رنگ میں پورا فرما دیتا ہے۔ اس کامیابی کا سہرا کوئی انسان اپنے سر نہیں باندھ سکتا۔ کوشش اگر ہے تو مجموعی طور پر ساری جماعت کی ہے اور بہترین نتائج محض اللہ تعالیٰ کے فضل کی بنا پر ہیں۔

غزل آپ کے لئے

دِل ساتھ دے، تو لکھوں غزل، آپکے لئے
مِژگاں سے حُسن کے لاؤں کنول، آپکے لئے

پاؤں تھکن سے چُور ہیں، کانٹے ہیں ہر طرف
پر شوقِ دید کہتا ہے: چل! آپکے لئے

دشتِ جُنوں میں ہر طرف اِک قیس ہے کھڑا
ہر دل میں ہے کُشادہ محل، آپکے لئے

ریگِ رواں کے نقش ہیں، یہ حادثے تمام
ہر نخلِ آرزو ہے سپھل، آپکے لئے

حُسن و جمال کا بھرم قائم ہے آپ سے
چہرہ نُما ہے، حُسنِ ازل، آپکے لئے

میری شبِ فراق کی صبح آپ ہی تو ہیں
آجائیے! مَیں لایا کنول، آپکے لئے

یعقوب امجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سہیل

عالمی امن

گذشتہ روز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ جب حکومتوں کے آپس میں مناقشات شروع ہو جائیں تو ان کا دور کرنا بہت زیادہ مشکل ہے بنسبت اس کے کہ مناقشہ شروع ہونے سے پہلے یہ کوشش کی جائے کہ اس بات کی نوبت ہی نہ آئے۔ پاکستان کے نمائندے شوکت عمر نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے اس اظہار خیال پر کہا کہ مسلح تصادم کو روکنا سیکورٹی کونسل اور سیکرٹری جنرل دونوں کے کام کا حصہ ہے۔ سیکرٹری جنرل کی اس تجویز پر کہ امن قائم کرنے والے حصے پر زیادہ زور دیا جانا چاہیئے، شوکت عمر نے کہا کہ ہم اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ اور ہماری تائید کی بنیاد یہ ہے کہ ہم دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں اور اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ حکومتوں کے آپس میں مناقشات کی وجہ سے فضا خراب ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے اقوام متحدہ کے مؤثر ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے جہاں تک مناقشات کے شروع ہونے کا تعلق ہے شوکت عمر نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سے پوری طرح اتفاق کیا کہ حالات بگڑنے سے پہلے پہلے ہر قسم کی کوشش کر لینی چاہیئے کہ حکومتوں کے مناقشات شروع نہ ہوں۔ یہ بات بھی پیش کی گئی کہ حکومتوں کو اس بات میں تعاون کرنا چاہیئے کہ اقوام متحدہ کو وہ اپنے زیادہ سے زیادہ فوجی پیش کریں۔ تاکہ امن کے قیام میں مدد مل سکے۔

شوکت عمر نے یہ بھی کہا کہ فوجی تمام حکومتوں سے حاصل کرنے چاہئیں نہ کہ صرف چند ایک سے۔ جہاں تک بحری مناقشات کا تعلق ہے پاکستان کے نمائندے نے اس طرف توجہ دلائی کہ جس طرح مختلف حکومتوں کے زمینی جھگڑوں کے متعلق کوشش کی جاتی ہے اسی طرح بحری جھگڑوں کے متعلق بھی اقوام متحدہ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکستان کی ضرورت کا ذکر کیا۔

ہندوستان کے نمائندہ وریندرا گپتا نے کہا کہ جس ملک میں اقوام متحدہ کی طرف سے قیام امن کے لئے فوجی دستے بھیجے جائیں اس ملک سے قبل از وقت اجازت لی جانی چاہیئے اور ان فوجی دستوں کو اس طرح کارروائی کرنی چاہیئے کہ اس ملک کی آزادی اور احترام پر زد نہ پڑے

تمباکو نوشی کیخلاف مہم

عالمی تنظیم صحت کے زیر اہتمام ۳۱ مئی کو تمباکو نوشی کے خلاف مہم کا دن منایا جائے گا۔ اس دن کے لئے عالمی تنظیم صحت نے جو موضوع چنا ہے وہ ہے "بچپن اور جوانی۔ تمباکو بغیر" یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو اس عالمی تنظیم کا صحت کے پروگرام مناتے ہوئے آٹھواں سال شروع ہو جائے گا۔ اس پر تمباکو اور صحت پر زیادہ زور ہو گا مقصد یہ ہے کہ تمباکو نوشی ختم کی جائے اور کم و بیش صحت کو بہتر بنایا جائے۔ متعدد حکومتوں نے عالمی تنظیم صحت پر زور دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ تمباکو نوشی اور اس سے متعلقہ بیماریوں کا اندازہ لگا کر عالمی تنظیم کا کہنا ہے کہ سنہ ۱۹۹۰ء میں ۲۵ لاکھ افراد تمباکو کے ساتھ تعلق رکھنے والی بیماریوں سے ہلاک ہوں گے۔

پاکستان — ایران معاہدہ

گذشتہ روز پاکستان اور ایران نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعے سے مختلف شعبوں میں تعاون کو بڑھانے کی مساعی کی جائیں گی۔ ان شعبوں میں اقتصادیات مالیات، تجارت، زراعت، رسل و رسائل، تیل۔ محصول افرادی قوت، تعلیم، سائنس ٹیکنالوجی اور ثقافت جیسے شعبے شامل ہیں یہ معاہدہ پاکستان ایران متحدہ وزارتی کمیشن کے ساتویں سیشن میں طے پایا ہے۔ ایران کے وزیر خزانہ اور امور اقتصادیات ڈاکٹر موہین نوربخش اور پاکستان کے وزیر مملکت برائے خزانہ اور اقتصادی امور اور منصوبہ بندی مسٹر احسان الحق پراچہ نے اپنی اپنی حکومت کی نمائندگی کی۔ اس معاہدے کے مطابق ایران کی حکومت نے تین لاکھ ٹن باسمتی چاول خریدنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ یہ چاول دونوں ملکوں کی باہمی متفقہ مقررہ قیمت پر دیئے جائیں گے۔ اس معاہدے کی یہ شق ایک مہینے تک پایہ تکمیل تک پہنچے گی۔

دونوں ممالک کے نمائندوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آپس کی تجارت کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ایک دوسرے کے ملک میں تجارتی نمائشوں اور میلوں میں شرکت کرنا بھی ضروری ہے۔ تیل اور گیس کے شعبوں میں دونوں ممالک مل جل کر کام شروع کریں گے اور ایسا کرنے میں جو مشکلات آج تک حائل رہی ہیں ان کو فوری طور پر دور کیا جائے گا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی تعاون کرنا اس معاہدے میں شامل ہے صنعت کاروں کے وفود ایک ملک سے دوسرے ملک جانے چاہئیں اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ چار ماہ میں پاکستان کی طرف سے پہلا وفد ایران پہنچ جائے گا۔

اس معاہدے پر عمل کرنے کے لئے جن ضروری امور کی نشاندہی کی گئی ہے وہ چھ ماہ کے اندر مکمل کئے جائیں گے۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان نے آلو۔ پیاز کیلے اور چاول ایران کو دینے کی حامی بھری ہے۔ وفاقی وزیر خوراک اور زراعت نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان خاصی مقدار میں دالیں سبزیاں اور پھل ایران کو برآمد کر سکتا ہے۔

نیپال میں جمہوریت

نیپال کی فضاؤں میں آزادی کی خوشبو پھیل گئی ہے۔ شاہ بریندرا نے کثیر الجماعتی جمہوریت کے آغاز کے لئے سبز جھنڈی دے دی ہے اور اخبارات اپنے آپ کو آزاد محسوس کرنے لگے ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے اخبار کثیر الجماعتی کا لفظ بھی نہیں لکھ سکتے تھے لیکن اب حالت یہ ہے کہ ایک اخبار نے سرخی لگائی ہے کہ اگر شاہ بریندرا نے جمہوریت کے ساتھ دھوکہ کیا تو خود بھی نہیں رہیں گے۔ ایک اور اخبار نے یہ سرخی جمائی ہے کہ حزب اختلاف جمہوریت کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ شاہ بریندرا کے اعلان سے پہلے سنسر شپ بہت سخت تھا اور صحافیوں کے لئے وبال جان اور انہیں اکثر جیل جانا پڑتا تھا لیکن اب جمہوریت نے تمام حالات بدل دیئے ہیں۔ سنہ ۱۹۶۰ء میں ملک کا اقتدار فوج نے سنبھال لیا تھا اور اس کے بعد سے اب تک لوگوں نے انتہائی گھٹن میں زندگی گذاری ہے۔ خاص طور پر صحافیوں کے سر پر تو ہمیشہ تلوار لٹکتی رہتی تھی۔ بعض اوقات ان کے اخبارات کے ڈیکلریشن ہی منسوخ کر دیئے جاتے تھے۔

اندازہ کیجئے کہ جہاں کثیر الجماعتی لفظ کا استعمال ہی ممنوع ہو وہاں کس قسم کی سیاست کی فضا ہو گی۔ اچھے سے اچھے اور بڑے سے بڑے صحافی کو بھی قید و بند کی مصیبتیں جھیلنی پڑتی تھیں۔ نیپال جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے صدر کو گذشتہ تیس سال میں چار دفعہ جیل جانا پڑا اور تین دفعہ ان کے اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کیا گیا۔ ایک بار تو دو سال تک وہ اپنا پرچہ شائع نہ کر سکے۔ اب شاہ بریندرا نے تیس سال سے سیاسی پارٹیوں پر جو پابندی عائد تھی اسے اٹھا لیا ہے۔ یہ پابندی ان کے والد نے ۱۹۶۱ء میں عائد کی تھی۔

شاہ بریندرا نے فی الحال کرشنا پرشاد بھٹارائی کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ اور عنقریب انتخابات کا وعدہ بھی کیا ہے لیکن انہوں نے نئی کانسٹی ٹیوشن بنانے کے لئے جس کمیشن کا از خود اعلان کر دیا ہے۔ اس سے ان کے نامزد وزیر اعظم کو بھی اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات ہمارے مشورے سے طے پانی چاہیئے تھی۔

جونہی جمہوریت کی بات شروع ہوئی ۴۱ صحافی جو زیر حراست تھے انہیں آزاد کر دیا گیا۔

کہتے ہیں کہ اخباروں کی اشاعت بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے کہ اخبارات اب وہ باتیں لکھ سکتے ہیں جس کی قاری کو ضرورت ہے اور ایسی باتوں پر بحث کر سکتے ہیں جو ان کے ذہنوں میں کلبلا رہی ہیں۔ جہاں تک اشاعت بڑھنے کا سوال ہے ایک اخبار ماتری بھومی سات ہزار چھپتا تھا اب اس کی اشاعت مہینے ڈیڑھ مہینے میں ۳۰ ہزار تک جا پہنچی ہے۔ اس سے پہلے شاہی خاندان کے متعلق کوئی

باقی صـ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

"سرودِ جاوداں"

شاعر: لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب

آپ کی پہلی کتاب "آتشِ نوبہار" کا تعارف پیش کیا جا چکا ہے۔ اس تعارف میں ہم نے یہ وعدہ بھی کیا تھا۔ کہ چونکہ محترم ڈاکٹر صاحب کے تین اور مجموعے بھی ہمیں مل چکے ہیں۔ اس لئے عنقریب ان مجموعوں کا بھی باری باری تعارف کروایا جائے گا۔ آج ہم آپ کی دوسری کتاب "سرودِ جاوداں"، کا اسی رنگ میں تعارف کرواتے ہیں جس رنگ میں پہلی کتاب کا تعارف کروایا گیا تھا۔ یعنی آپ کی شاعری کے متعلق جو کچھ معروف اور مشہور شاعروں نے کہا وہ پیش کر دیا جائے۔ جہاں تک "سرود جاوداں"، کا تعلق ہے۔ اس کا فلیپ لکھنے والوں میں سید ضمیر جعفری سلطان رشک اور جمیل ملک شامل ہیں۔ سید ضمیر جعفری کہتے ہیں۔

لفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب "آتشِ نوبہار" کے بعد اب "سرود جاوداں"، کے نام سے اپنی دوسری شعری سوغات اہلِ نظر کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی کتابوں کے نام کی طرح ان کی شاعری بھی اپنے اندر معنویت خوبصورتی اور تاثیر کے اعتبار سے آگ اور پھول کا ایک ایسا امتزاج رکھتی ہے جو دلکش بھی ہے اور دلگداز بھی۔ ان کی متاعِ خاص اظہار کا خلوص ہے۔ ان کا شعر ان کے اپنے دل کی دھڑکن ہوتا ہے۔ جنرل محمود الحسن عالمی شہرت کے سرجن ہیں۔ جتنی شفا ان کے نشتر میں ہے اتنی ہی جلا ان کے شعر میں ہے۔ اقبال نے ایسے ہی شعری نشتر کے بارے میں کہا تھا۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

اور اب دیکھیئے کہ سلطان رشک کیا کہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمود الحسن کی غزل جہاں فنِ شاعری کے تمام تر تقاضے پورے کرتی ہے۔ وہیں حیات و کائنات کے بارے میں ان کا وسیع تر آفاقی نظریہ بھی سامنے لاتی ہے۔ وہ بلند ترین انسانی قدروں اور روحانی تجلیوں میں یقین رکھنے والے حقیقت پسند درویش طبع اور صاحبِ دل انسان ہیں۔ دنیاوی جاہ و جبروت ان کے نزدیک پرِ کاہ کی وقعت نہیں رکھتا۔ فقرِ غیور کی یہ دولت یونہی سرِ راہ پڑی ہوئی نہیں ملی اس کے پس منظر میں قطرے سے گوہر بننے کی پوری کیفیت شامل ہے۔

اور جمیل ملک نے اسی مجموعے کو دیکھ کر کہا ہے
ڈاکٹر محمود الحسن کی شاعری سے اثر والی وادیٔ ایمن کی آواز نے جہاں شاعر نے فن کو حسنِ محبوب سے آراستہ کیا تھا وہاں اس کے فکر کی "آتشِ نوبہار" نے اس کے دل کو بھی گداختہ کر دیا تھا۔ مگر "سرود جاوداں" تک آتے آتے فن کی یہ آراستگی اور دل کی یہ گداختگی اس طرح جسم کے رگ و ریشے میں اترتی ہوئی روح تک سرایت کرتی چلی گئی ہے کہ عابد و معبود اور شاہد و مشہود کے درمیانی تمام پردے ایک ایک کر کے اٹھتے چلے گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمود الحسن سرِ وادیٔ سینا جس آگ کی تلاش میں نکلے تھے۔ وہ ان کی شاعری میں اعجازِ مسیحائی بن کر روشنی کے ایک منور استعارے کی صورت میں جلوہ گر ہے یہ استعارہ اپنی ہتھیلی پر پیغامِ امن و امان کے ساتھ ساتھ ہدیۂ جسم و جاں بھی لئے لئے پھرتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک عدل اور عبد کے اسرارِ نہاں سے بہرہ مند ہونے اور انہیں منکشف کرنے کا راستہ رونقِ دار سے نشاطِ روح حاصل کر لینے کے بعد ہی کوچۂ دلدار تک لے کر جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر محمود الحسن کی شاعری میں اس کوچۂ دلدار کی طلب بھی انوکھی ہے اور چھب بھی نرالی ہے۔ عشق کا یہ گوہرِ نایاب اس وقت ہاتھ آتا ہے جب عشقِ مجازی اہلِ ہوس کی حسن پرستی کے جال اور دام و درم کے وبال سے پہلو تہی کرتا ہوا عشقِ حبیب صلعم اور عشقِ حقیقی کے نقطۂ اتصال کے منبعِ نور سے سیراب و شاداب ہوتا ہوا اس دورِ کثافت میں بھی روح کی وہ لطافت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو عشق کو حسن اور من کو تو سے ہم آہنگ و ہم رنگ کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر محمود الحسن کے اندازِ تغزل کی انفرادیت یہی ہے کہ انہوں نے روشنی کے اس استعارے کی مجازی لَے کو حجازی آہنگ سے سرمست و سرشار کر کے ایک ایسا سرمدی پیکر تخلیق کیا ہے جس کے خدوخال اور تراش خراش میں غزل کے کلاسیکی ذائقے اور جدید غزل کے نعتیہ اور حمدیہ امکانات اور انکشافات کے دروازے ایک جاں نواز ہم آہنگی اور بیکراں وارفتگی کے عالم میں آپ ہی آپ کھلتے چلے گئے ہیں۔ سرود جاوداں کی یہ حلاوت اور مٹھاس قلندرانہ بے ساختگی اور شائستگی عاشقانہ سپردگی اور جانثاری کسی شاعر کو ایک ایسے روشن مرحلے پر نصیب ہوتی ہے جب وہ زندگی کا بارِ سفر اٹھائے ہوئے راستوں کے پیچ و خم سے گزرتا ہوا بالآخر قیدِ مکان سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمود الحسن کے اندر چھپا ہوا فنکار آتشِ نوبہار میں سلگتے رہنے کے بعد اب سرود جاوداں میں قیدِ مکاں سے بھی گزر کر اسی مقامِ محمود کی خبر لا رہا ہے جس کے بارے میں اس نے خود کہا ہے

میں کیا میرا مقام ہے کیا اور کلام کیا
جو بات بھی ہے حسن کے حسنِ عطا کی ہے

"سرود جاوداں" کی پیش گفتار رئیس امروہوی نے تحریر کی ہے ان کے علاوہ عبدالمنان ناہید نے بھی اس مجموعے کے متعلق چند الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ رئیس امروہوی کی تحریر تو خاصی طویل ہے اس لئے پھر کبھی قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ عبدالمنان ناہید کی تحریر پیش خدمت ہے۔

لغتِ عرب کے نزدیک شعر علم کی وہ قسم ہے جس کے ذریعے دقائقِ امور معلوم ہو سکیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حواس کے ذریعے سے کسی امر کو معلوم کر لینا شعر کہلاتا ہے۔ گویا شعر کا منبع شعور ہے۔ شعور اور علم میں یہ فرق ہے کہ شعور کا تعلق ایک حسِ باطنی سے ہے جو بلا سامانِ ظاہری بھی اپنا کام کرتی ہے۔ لیکن علم بیرونی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ممکن ہے علم کا اثر قلب پر نہ ہو لیکن شعور کا ضرور ہوتا ہے۔ اسی لئے شاعر کو تلمیذ الرحمٰن بھی کہتے ہیں کیونکہ شاعری کسی مکتب سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ یہ ملکہ شاعر کو خدائے رحمان سے عطا ہوتا ہے۔ جہاں رحیمیت سعی و عمل کی جزا مہیا کرتی ہے۔ وہاں رحمانیت بغیر کسی عمل کے بن مانگے عطا کرتی ہے۔ اور شاعری بھی شاعر کو بے طلب ملتی ہے۔ محمود الحسن بھی تلامیذ الرحمٰن کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں علم ان کا طب اور جراحت ہے جو انسانی جسم سے متعلق ہے اور جسے انہوں نے مکتب سے حاصل کیا لیکن شعر ان کا انسان کے احساس اور اس کی روح پر اثر انداز ہوتا ہے اور یہ خدائے رحمان کی بخشش ہے اب یہ عجیب اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر انہوں نے دونوں میں کمال حاصل کر لیا۔ ان کی سرجری بھی فن ہے اور شاعری بھی فن ہے ایک کسبی اور دوسرا وہبی۔ ایک اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا مظہر دوسرا صفت رحمانیت کا۔ جہاں ان کے نشتر کی چال انتہائی خوبصورتی سے جسم کے آزار کو جسم سے الگ کر کے اسے آسودگی مہیا کرتی ہے وہاں ان کے شعر کی روانی اور جاذبیت حق شناسی اور صداقتِ بیان کے ساتھ مل کر بیمار اور درماندہ روح کو تازگی عطا کرتی ہے۔

بادہ و ساغر کہے بغیر مشاہدۂ حق کی گفتگو سادگی اور سلاست سے کہہ جاتے ہیں۔

اب چند ایک اشعار بھی

زندگی کیا اسی کو کہتے ہیں
یہ جو اک دکھ بھرا فسانہ ہے
شیخ تیرے خدا سے میرا بھی
رسم و آداب غائبانہ ہے

اس در پہ بھلا قصدِ صدا کون کرے گا
جو بات ہے دل میں وہ ادا کون کرے گا

یہاں پر اہلِ خرد کی اڑان کیا ہوگی
کہ دستِ اہلِ جنوں میں ہے دامنِ یزداں

زمانہ چرب زبانی سے کام لیتا ہے
بیاں حکایتِ دل ہم بحرفِ سادہ کریں

ایک ہی دھن سوار ہے سر پہ
دل میں ہے ایک ہی لگن اے دوست
اب فقط ایک ہی تمنّا ہے
تو بنے روح میں بدن اے دوست

اب تو مائل بہ کرم ہو تم بھی
اب نہ پوچھو کہ کہاں ہیں ہم لوگ
ہے وہی مالک و مختارِ جہاں
جس کی جانب نگراں ہیں ہم لوگ

باقی صـ ۶ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

چونکہ قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ مرد اور عورت میں یکساں قوتیں رکھی گئی ہیں ابھی دنیا میں نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے عورت مرد کے خلاف کھڑی ہو جاتی اور مرد عورت کے خلاف کھڑا ہو جاتا ان دونوں میں خوب مقابلہ ہوتا بے شک جہاں تک محبت کا تعلق ہے ہزاروں لاکھوں گھرانے محبت و پیار سے رہتے تھے۔ اور وہ ایک دوسرے کے لئے قربانی بھی کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک زبان کا تعلق تھا جہاں تک تقریروں کا تعلق تھا جہاں تک تحریروں کا تعلق تھا۔ مرد کہتے کہ ان عورتوں نے یوں کیا اور عورتوں کہتیں ان مردوں نے یوں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مردو اور عورتو! یاد رکھو تم ایک دوسرے کے رقیب بنے ہوئے ہو حالانکہ اصل رقیب خدا ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے کہ ہم نے جو طاقتیں رکھی ہیں تم ان کا کس طرح استعمال کرتے ہو۔ ہم نے یہ طاقتیں اس لئے رکھی ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور محبت اور پیار سے زندگی بسر کرو۔ اگر تم آپس میں ہی لڑتے جھگڑتے رہتے ہو تو تمہیں یاد رکھنا چاہیئے، تم دو نہیں بلکہ ایک تیسرا وجود بھی تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جو خدا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں جہاں دو ہوتے ہیں وہاں ایک تیسرا وجود خدا بھی ہوتا ہے۔ پس یہ نہ سمجھو کہ صرف تم ہی ہو۔ بلکہ ہم بھی ہیں۔ اگر تم ہمارے قواعد کو پورا نہیں کرو گے تو ہم بھی تمہارا فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اس آیت میں جہاں تک قوتوں کا سوال ہے جہاں تک جذبات کا سوال ہے جہاں تک افکار کا سوال ہے مردوں اور عورتوں کو برابر قرار دیا گیا ہے اور وہ جب برابر ہیں اور جب ان کی طاقتیں بھی برابر ہیں تو لازماً ان کی خدمتیں بھی برابر ہوں گی گو ان کی نوعیت بدل جائے گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مردوں اور عورتوں کی طاقتیں برابر ہیں تو ان کو کام بھی ایک جیسا ہی کرنا چاہیئے مگر یہ غلط ہے۔ دنیا میں ایک کالج سے ہی تین نوجوان بی۔ اے کی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں لیکن اس کے بعد ایک انجینئرنگ کی طرف چلا جاتا ہے ایک وکیل بن جاتا ہے اور ایک اچھا ایڈمنسٹریٹر بن جاتا ہے۔

اب جہاں تک تعلیم کا سوال ہے تینوں کو تعلیم یافتہ قرار دیا جائے گا لیکن ان کی ذمہ داریوں میں فرق ہے۔ اسی طرح عورت اور مرد میں ایک سے جذبات ہیں ایک سے جذبات پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن ان کی ذمہ داری الگ الگ ہے۔

عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دے اور انہیں اچھا شہری بنائے اسی طرح جو فوجی کام ایسے ہیں جن میں عورت بہتر طور پر اپنے فرائض ادا کر سکتی ہے۔ ان میں حصہ لے مثلاً نرسنگ ہے۔ یہ کام عورت زیادہ بہتر کر سکتی ہے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ پر تشریف لے جانے لگے تو ایک صحابیہؓ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بھی جنگ پر جانا چاہتی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں عورت کیا کرے گی، اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں نرسنگ نہیں کر سکتی۔ میں زخمیوں اور بیماروں کی تیمارداری اور ان کی مرہم پٹی کروں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا چلو کیونکہ عربوں میں یہ رواج تھا کہ وہ مردوں کو ہی سپاہی سمجھتے تھے اس لئے جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو عورت کا سوال آ گیا۔ اس زمانے میں سپاہیوں کو تنخواہیں نہیں ملتی تھیں۔ اور انہیں اپنے کھانے پینے کے تمام اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرنے پڑتے تھے بلکہ ہتھیار بھی وہ اپنے پاس سے خرید کر استعمال کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں سپاہی کو تنخواہ بھی ملتی ہے اور اسے راشن بھی دیا جاتا ہے اور پھر ہتھیار بھی گورنمنٹ مہیا کرتی ہے غرض اس زمانہ میں چونکہ سارا خرچ وہ خود کرتے تھے اس لئے دشمن کی طرف سے جو مال ملتا تھا وہ بعد میں سپاہیوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا چنانچہ جب اموال غنیمت تقسیم ہونے لگے تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ایک عورت بھی آئی تھی کیا اس کا بھی حصہ نکالا جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں تو عورت نے جو خدمت کی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلیم کیا اور اس کا حصہ نکالا۔ سو اصل کاموں کو قائم رکھتے ہوئے جو بچوں کی پرورش اور ان کی نگرانی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جو زائد کام عورت کر سکتی ہو شریعت نے اس کی اجازت دی ہے ؛

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوبیدار عبد الرحمٰن (ریٹائرڈ) آف چک سکندر بہ سلسلہ ملازمت کے سلسلہ میں کراچی میں مقیم تھے مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۰ء کو دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے۔ اگلے روز مکرم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور کراچی میں ہی ان کی تدفین عمل میں آئی۔ موصوف کے پسماندگان میں بوڑھے والدین اور بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبرِ جمیل سے نوازے۔

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنی بیٹیوں انیلہ طاہر اور نائیلہ طاہر کے نام بدل کر بالترتیب زنوبیہ عامر اور ثوبیہ عامر رکھ لئے ہیں۔ آئندہ انہیں انہی ناموں سے لکھا اور پکارا جائے۔

عبد المومن عامر
۱۔ ۹/۱/۷ سرکلر روڈ سیالکوٹ
۲۔ ۳۰ ناصر آباد کالونی ربوہ

تقریب شادی

مکرم محمد اشرف صاحب ولد محمد شریف صاحب ساکن چک نمبر ۹۶/ج ب گوٹ ابادان ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح عزیزہ کشور صاحبہ بنت مکرم معراج دین صاحب ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرہ نے مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء کو پڑھا اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا اور اگلے روز دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

بقیہ: از صفحہ ۵ سے آگے

ڈاکٹر صاحب کا پتہ :-
۱۳۵ ریس کورس روڈ
راولپنڈی

اور کتاب مل سکتی ہے۔ نیرنگ خیال پبلیکیشنز۔ لیاقت روڈ راولپنڈی سے قیمت اسکی -/۴۰ روپے ہے۔ کاغذ کتابت طباعت اور گٹ اپ کی تو بات ہی کیا ہے۔ ہر اچھی سے اچھی چھپی ہوئی کتاب کا مقابلہ کر سکتی ہے۔
(ن۔س)

حبوب مُفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصِر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد

ایک یادگار مجلس

گذشتہ سال انہی دنوں خاکسار اپنی اہلیہ سمیت آسٹریلیا میں تھا۔ محترم سید شکیل احمد صاحب منیر امیر و مربی انچارج آسٹریلیا مشن نے آسٹریلیا میں دیگر جماعتوں میں تربیتی دورہ کرنے کا پروگرام بنایا تو سب سے پہلے ملبورن کا انتخاب کیا گیا۔ یہ ماہ اپریل ۱۹۸۹ء کا عرصہ تھا۔ اس سال اس مہینہ کی آمد پر ملبورن میں منعقدہ ایک یادگار مجلس کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔

خاکسار جب یکم اپریل کو محترم امیر صاحب موصوف کے ہمراہ ملبورن بذریعہ ٹرین پہنچا تو اس جماعت کے دو مخلصین مکرم کریم احمد صاحب سنوری اور مکرم سہراب صاحب نے استقبال کیا اور جماعت کے مرکز میں لے گئے۔ وہ ایک وسیع و عریض مکان تھا جو ہماری رہائش اور تربیتی اجلاس کے لئے کافی تھا۔ اجلاس میں شمولیت کے لئے جماعت کے مرد و زن بچے بوڑھے سب بڑے ذوق شوق سے شامل ہوئے۔ مردوں اور مستورات کے لئے الگ الگ نشست کا انتظام تھا۔ محترم سید شکیل احمد صاحب منیر نے تربیتی اور معلوماتی تقریر فرمائی۔ خاکسار نے سلائیڈز کے ذریعہ احمدیت کی دنیا بھر میں پذیرائی اور کامیابی پر مشتمل مناظر دکھائے۔ حاضرین کے لئے یہ مناظر بڑی دلچسپی اور کشش کا باعث ہوئے۔ اس جماعت کے ایک بزرگ رکن محترم احسان اللہ خان صاحب جو افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں مگر عرصہ دراز سے آسٹریلیا میں رہائش پذیر ہو چکے ہیں کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ بفضل خدا بڑے کہنہ مشق اردو اور فارسی کے شاعر ہیں چنانچہ ہماری درخواست پر انہوں نے اپنے نعتیہ کلام سے مجلس کو ایسا گرمایا کہ ہمیں آسٹریلیا کی مغربیت کا احساس تک نہ رہا۔ خالص دینی اور مشرقی ماحول محسوس ہوتا رہا۔ میرے واقف حال دوستوں نے خاکسار سے بھی نظم کی فرمائش کی۔ چونکہ بندہ نے بھی پہلے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نعتیہ کلام سنایا اور پھر مشاہداتِ آسٹریلیا پر مشتمل ایک نظم بعنوان بیت الہدیٰ سنائی۔ جماعت سے تعلق نہ رکھنے والے دوست بھی جو موجود تھے۔ شعر و سخن کی مجلس سے خوب محظوظ ہوئے۔

کلوا جمیعا:۔ اس مجلس کے دوران مردوں اور مستورات نے الگ الگ کلوا جمیعاً پر عمل کیا۔ بڑا ہی برادرانہ اور پیار بھرا ماحول تھا۔ یہ احساس لمحہ بہ لمحہ ابھرتا تھا کہ ایک احمدی کہیں بھی اجنبی نہیں ہوتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طفیل ایسی جماعت کا قیام عمل میں آ چکا ہے کہ ہر گھر اپنا گھر معلوم ہوتا ہے جہاں اخوت و محبت کا غلبہ ہوتا ہے اور ایسے مواقع سرمایہ حیات بن جاتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں آگ کا طوفان

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مارچ ۱۹۹۰ء سے اس وقت تک بارش اور ژالہ باری سے زائد از یک صد افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی مکانات تباہ ہوئے اور جائیدادوں اور فصلوں کو بے پناہ نقصان ہوا۔

ان میں سے ایک طوفان اپنی نوعیت کے لحاظ سے عجیب تھا۔ ۲۸ اپریل کی شام کے وقت آسمان کی کیفیت خوفناک ہو گئی وہاں جو ہوا چلی گویا آگ برس رہی تھی۔ جس سے سات مرد اور دو بچے جھلس کر مر گئے۔ یہ آگ کا طوفان صرف چار پانچ منٹ تک رہا۔ اس کے معاً بعد اس رقبہ زمین پر بارش کا طوفان شروع ہو گیا جس نے مکانوں اور فصلوں کو تباہ کیا۔

موسمیات والوں کی پیشگوئی ہے کہ مئی کے مہینہ میں ایک درجن سے زائد اس قسم کے چھوٹے بڑے مزید طوفان متوقع ہیں۔

مکرم پراونشل امیر صاحب کی رپورٹ ہے کہ اس علاقہ کے تمام احمدی احباب بفضل خدا بخریت ہیں۔ تمام بنگلہ دیشی بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

بقیہ از صفحہ ۴ سے آگے

شخص کوئی تنقیدی بات نہیں کہہ سکتا تھا۔ باوجود یہ کہ بہت سے لوگ ملک کے متعلق بہت کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن اب انہیں آزادی ہے اور وہ جس طرح چاہیں اور جس پر چاہیں تنقید کر سکتے ہیں۔ جہاں تک صحافت کی آزادی کا تعلق ہے لوگ کہتے ہیں کہ اس کا انحصار آئندہ کی حکومت کے استحکام پر ہوگا۔ اگر جمہوریت میں مستحکم حکومت بن گئی تو صحافت آزاد رہے گی۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو صحافت کا وہی حال ہوگا جو اب تک ہوتا رہا ہے خدا کرے کہ نیپال صحیح معنوں میں آزادی کی فضا میں سانس لے سکے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۸۶:۔ میں نصرت جہاں نبیلہ بنت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں نبیلہ بنت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب حلقہ بیت المبارک دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ کمال الدین ابن جمال الدین صاحب کارکن تعلیم۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام محمد وصیت نمبر ۱۷۳۳۹

مسل نمبر ۲۷۴۸۷:۔ میں امتہ الولی شمائلہ بنت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الولی شمائلہ بنت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ کمال الدین ابن جمال الدین صاحب کارکن تعلیم گواہ شد نمبر ۲۔ غلام محمد وصیت نمبر ۱۷۳۳۹

مسل نمبر ۲۷۴۸۸:۔ میں امتہ العلی مبشرہ بنت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ العلی مبشرہ بنت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام محمد وصیت نمبر ۱۷۳۳۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ کمال الدین ابن جمال الدین صاحب کارکن دفتر تعلیم ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توانائی کس طرح بچائیں؟ — صدر غلام اسحٰق خان

صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ پاکستان توانائی کی سرعت کے ساتھ بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جلد جلد اقدامات کر رہا ہے۔ بورڈ آف انوسٹمنٹ نے حال ہی میں حب ریور پراجیکٹ کی منظوری دی ہے جس کے ذریعے ایک ہزار دو سو بانوے میگاواٹ حاصل ہوں گے۔ فرانس نے پاکستان کو نیوکلیئر پاور پلانٹ دینے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور ملکی وسائل میں مزید کوئلے کی دریافت نے جو گذشتہ سات ماہ میں ہوئی ہے، تقریباً اس توانائی کو دگنا کر دیا ہے۔ ان باتوں کے ساتھ ساتھ ایسے توانائی کے وسائل بھی معلوم کئے جا رہے ہیں جو ملک کی تیل کی پیداوار کے وسائل کے برابر ہیں۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ کم لاگت پر مل سکتے ہیں۔ اور وہ ہے توانائی کی حفاظت۔

بہت کم لوگ اس نہج پر سوچتے ہیں کہ توانائی کو محفوظ کرنا بھی توانائی فراہم کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔ اگر توانائی کا ایک یونٹ بچالیا جائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے ہمیں ایک اور یونٹ مل گیا۔ بلکہ یہ بات اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ بہت سے ترقی یافتہ ممالک اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسی راہ پر گامزن ہیں۔ امریکہ میں ملک کی ۳/۲ توانائی کی ضرورت ۱۹۷۵ء اور ۱۹۸۵ء کے دوران اسی طرح توانائی کو محفوظ کر کے حاصل کی گئی تھی۔ بہت سے ممالک نے اپنی اقتصادی ترقی کے لیے توانائی کی حفاظت ہی کا ذریعہ استعمال کیا ہے۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ توانائی کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں مثلاً او۔ای۔سی۔ڈی کے ممالک نے ۲۰ فی صد ۱۹۷۳ اور ۱۹۸۴ء کے درمیان توانائی کو بچا کر تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا جو کہ قریباً چار گنا ہوگئی تھیں مقابلہ کیا۔ اور اس طرح مقابلہ کیا کہ ان کی جیب سے کچھ بھی خرچ نہیں ہوا۔ پاکستان کی سالانہ ترقی کی رفتار چھ فی صد ہے اور اسے بھی اس صورت میں قائم رکھا جاسکتا ہے۔ کہ ہم توانائی کو ضرورت کے مطابق بچائیں۔

اس سلسلے میں دوسرا انٹرنیشنل کنزرویشن سمپوزیم کراچی میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ (اس کی تاریخیں ۱۲ اور ۱۳ مئی تھیں)۔ یہ ایک بہت اچھا ذریعہ ہے کہ ماہرین مل جل کر اپنے علم کا تبادلہ کریں اور اپنے تجربات سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ آپ نے بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور ان کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے پاکستان میں آکر اپنے خیالات کے اظہار پر رضامندی کا اظہار کیا۔ آپ نے
PERAC ENERCOM
PETROTEC ENAR
USAID کو اس سمپوزیم کے انعقاد کرنے پر مبارک باد دی۔

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو خبردار کیا ہے کہ کشمیر لیز پاک بھارت سرحد پر بھارتی فوجوں کی وسیع پیمانے پر تشویشناک نقل و حرکت کے نتیجے میں پاکستان کیخلاف بھارت کی طرف سے فوجی خطرے میں زبردست اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ بات پاکستان کے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے سلامتی کونسل کے صدر کو ایک خصوصی مراسلے میں بتائی ہے

○ لاہور کے بھاٹی دروازے میں بم کے ایک ہولناک دھماکے کے نتیجے میں ۸ افراد ہلاک اور ۵۰ کے لگ بھگ زخمی ہو گئے۔ یہ بم لاہور کے وسط میں انتہائی بارونق علاقے بھاٹی گیٹ کے باہر ملک تھیٹر اور نگار سینما کے درمیان مغرب کے وقت پھٹا یہ بم انتہائی طاقتور تھا۔ دھماکے سے زخمیوں کے اعضاء فضا میں اڑ گئے اور گوشت کے ٹکڑے ادھر ادھر بکھر گئے ہر طرف بھگدڑ مچ گئی زخمیوں کی چیخوں اور آہ و بکا سے حشر برپا ہوگیا۔ یہ بم ایک سوزوکی وین میں رکھا تھا جو سڑک کے کنارے پر کھڑی تھی۔

غیر ملکی خبریں

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے دمشق کے دورے کے دوران حضرت زینب کے مزار پر فاتحہ پڑھی وہ شہداء کے قبرستان میں بھی گئیں۔ بعد ازاں وہ شام سے اردن کے دارالحکومت عمان پہنچ گئیں۔

○ مقبوضہ کشمیر کی وادی نیلم میں بھارتی فوجوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا جس کے بعد بھارتی فوج کے افسروں کے حکم سے فوجیوں کے ٹھکانے کے قریب نظر آنے والے سادہ کپڑوں میں ملبوس ہر شخص کو گولی مار دینے کا حکم دے دیا گیا۔ ایک اور واقعہ میں ۴ مئی کو ایک گاؤں میں اسی افراد جمع ہو گئے بھارتی فوجیوں نے ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے ۵۰ نہتے کشمیری ہلاک ہو گئے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ نیٹو میں اپنے اتحادیوں سے یہ مطالبہ نہیں کرے گا کہ وہ اپنے بجٹ میں تین فیصد اضافہ کریں۔

○ مشرقی پنجاب میں سکھوں نے ٹرین پر بموں سے حملہ کیا۔ ٹرین خوفناک حادثے سے بال بال بچ گئی۔

○ جنوبی افریقہ کے قوم پرست لیڈر مسٹر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کو جنوبی افریقہ کے خلاف پابندیاں برقرار رکھنی چاہئیں

پتہ

بچوں کو تلقین کیجئے کہ جمعہ کی نماز کے بعد سنتیں پڑھ کر بیت الحمد سے باہر نکلا کریں۔

ضرورت ہے
ہمیں اپنی مصنوعات مختلف اداروں کو سپلائی کرنے کیلئے
مندرجہ ذیل کوائف کے حامل محنتی اور تجربہ کار ملازمین کی ضرورت ہے۔
سیلزمین: تعلیمی قابلیت کم از کم ایف اے یا اس کے مساوی۔
ڈرائیور: تعلیمی قابلیت مڈل، ایل ٹی وی لائسنس اور ڈرائیونگ کا تین سال کا تجربہ۔
خواہشمند افراد صدر محلہ/صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۳۱ مئی تک اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں اور یکم جون ۱۹۹۰ء بروز جمعہ ٹھیک نو بجے صبح انٹرویو کیلئے تشریف لے آئیں۔
طاہر احمد خالد
پروپرائیٹر **خالد ناصر ٹریڈرز**
۱/۲۱ دارالعلوم غربی حلقہ بیت الصادق
ربوہ ضلع جھنگ

آپ کی خدمت
ہمارا نصب العین
رحمن بیکرز ربوہ
فون نمبر ۳۳۰
احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں، صبح کا ناشتہ حلوہ پوری، چنے، عمدہ رس ملائی اور عنقریب بہترین آئسکریم۔

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے حب اطہراء کو متعارف کرانے والا
مشہور زمانہ دواخانہ
○ گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴ ○ ربوہ فون ۹۰۶
○ قلعہ کالر والہ ○ ملتان ○ کراچی